www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
		مُقَوِین - سَیَّارَة (۴)
۲۵	مسخر کرنا	سَخَّرَ - ذَلَّلَ اور ذَلُول (۲)
۲۶	مسلط کرنا	سَلَّطَ - قَیَّضَ (۲)
۲۷	مشغول ہونا	شَغَلَ - خَاضَ - اَفَاضَ - سَبَحَ
	مشقت	دیکھیے "محنت مشقت"
۲۸	مشقت میں ڈالنا	اَعْنَتَ - اِقْتَحَمَ (۲)
	مشکل	دیکھیے "بوجھل ہونا"
۲۹	مشورہ کرنا	شَاوَرَ - بَیَّتَ - تَنَاجی - اِئْتَمَرَ (۴)
۳۰	مشہور کرنا	شَاعَ - اَذَاعَ - اَرْجَفَ - اَهَلَّ (۴)
۳۱	مضبوط	ثابت - راسخ - متین - مُحکم - قَیِّمَة - وُثْقٰی (۶)
۳۲	مضبوط بنانا کرنا	ثَبَّتَ - اَحْکَمَ - اَوْثَقَ - شَدَّ - اَتْقَنَ - رَبَطَ - اَزَرَ - عَقَدَ - وَکَّدَ - سَدَّدَ - رَصَّ - شَیَّدَ (۱۲)
۳۳	معاف کرنا (بخشنا، درگزر کرنا)	عَفَا - اَصْفَحَ - غَفَرَ - تصدّق - تَجَاوَزَ - کَفَّرَ - حِطَّةٌ (۷)
۳۴	معبود	اِلٰه - اَللّٰه (۲)
۳۵	مقدور حیثیت	وُجْد - سَعَة - قَدَر (۳)
۳۶	مقرر کرنا	فَرَضَ - وَکَّلَ - اَجَّلَ (۳)
۳۷	مکھی	ذُبَاب - نَحْل (۲)
۳۸	ملنا	لَقِیَ - لَحِقَ - وَلِیَ - اَصَابَ - اِخْتَلَطَ - تَجَاوَرَ - رَتَقَ - تَحَیَّزَ - اِشْتَمَلَ (۹)
۳۹	ملانا	خَلَطَ - اَلْحَقَ - وَصَلَ - اَلَّفَ - لَبَسَ - رَکَّبَ - ضَمَّ - مَشَجَ - مَزَجَ - مَرَجَ - شَابَ - ضَغَثَ (۱۲)
	منت ماننا	دیکھیے "نذر ونیاز"
	منتشر ہونا	" "بکھرنا"

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
	منع کرنا	دیکھیے "روکنا"
	من گھڑت	" "اٹکل پچو"
۴۰	منہ پھیرنا	اَعْرَضَ - تَوَلّٰی - صَدَفَ (۳)
۴۱	موافقت کرنا	رَافَقَ - وَطَأَ (۲)
۴۲	موڑنا	ثَنی - لَوَی
۴۳	مہربان	رحمان - رحیم - رءوف - لطیف - حنان (۵)
۴۴	مہر لگانا	طَبَعَ - خَتَمَ (۲)
۴۵	مہلت دینا	اَمْهَلَ اور مَهَّلَ - اَمْلٰی - نَظِرَة (۳)
۴۶	مہمان	ضَیْف - وفد (۲)
۴۷	مہینے	شُهُور - اَشْهُر (۲)
۴۸	میخ	دُسُر - اوتاد (۲)
	میدان	دیکھیے "زمین اور اس کی اقسام"
	میوے	" "پھل"

ن

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱	ناامید ہونا	یئِسَ اور استیئس - قنط - اَبْلَسَ (۳)
	ناانصافی	دیکھیے "بے انصافی"
۲	ناپاک	رِجْس - خَبِیْث - نَجَس (۳)
۳	ناپسندیدہ	مکروہ - اِدّ - مُنکر - اِمْر - مذموم اور مذءوم - اُفّ (۶)
۴	نادان	جاهل - سُفَهَاء (۲)
	ناراض کرنا	دیکھیے "غصہ دلانا"
۵	ناراضگی	سَخَطَ - ضِغْن - غِلّ (۳)
۶	ناشکرا	کَفُوْر - کَنُوْد (۲)
۷	نافرمانی کرنا	عَصٰی - فَسَقَ - فَجَرَ (۳)
	ناقص	دیکھیے "ردّی"
۸	ناک	انف - خرطوم
	ناگوار	دیکھیے "برا لگنا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: "ذرو" چھوٹی چھوٹی چیزوں کے ہوا میں اُڑنے کے لیے اور (نسف) بڑی چیزوں کو پہلے ریزہ ریزہ بنانے پھر ہوا میں اڑا کر بکھیرنے کے لیے آتا ہے۔

۳۔ طَارَ اور اِسْتَطَار۔ الطائر ہر پردار جانور کو کہتے ہیں جو فضا میں حرکت کرتا ہے اور طَارَ یَطِیْرُ بمعنی پرندہ کا اڑنا اور طَیْر طائر کی جمع ہے۔ قرآن میں ہے:

وَلَا طَآئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ (۶/۳۸) اور نہ ہی کوئی پرندہ جو اپنے دونوں پروں سے اُڑتا ہے۔

اور غُبَارٌ مُّسْتَطَارٌ بمعنی ہوا میں اڑ کر منتشر ہو جانے والا غبار (مف) یعنی استطار کے معنی کسی چیز کا ہوا یا فضا میں اڑ کر منتشر ہو جانا ہے۔ قرآن میں ہے،

وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا۔ (۷۶/۷) اور وہ لوگ ڈرتے ہیں اس دن سے جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔ (عثمانیؒ)

۲۱۔ اشارہ کرنا

کے لیے اَشَارَ (شور)، رَمَزَ، تَغَامَزَ اور عَرَّضَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَشَارَ: منہ کھولے بغیر ہاتھ کی حرکت سے کسی کو کوئی بات سمجھانا (ف ل ۱۷۴) قرآن میں ہے:

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔ (۱۹/۲۹) تو مریمؑ نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ وہ کہنے لگے ہم اس سے کہ ابھی گود کا بچہ ہے کیسے بات کریں؟

۲۔ رَمَزَ: ہونٹ سے اشارہ کرنے یا ہلکی سی آواز نکالنے کو کہتے ہیں (ف ل ۱۷۴) اور ہر وہ کلام جو اشارہ کی طرح کا ہو وہ رمز ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا (۳/۴۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تمہارے لیے نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کرسکو گے۔

۳۔ تَغَامَزَ: (غمز) یعنی پلکوں اور ابروؤں سے بات سمجھانا (ف ل ۱۷۴) اور ابن الفارس کے بقول کسی جانور کو کوئی چیز چبھونا تاکہ چل پڑے (م ل۔ منجد) اور تَغَامَزَ بمعنی کسی کی عیب جوئی کرنے کے لیے ابرو سے اشارہ کرنا (مف) ارشاد باری ہے:

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ (۸۳/۳۰) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے

۴۔ عَرَّضَ: عَرَضَ بمعنی پیش کرنا اور عَرَّضَ بمعنی اشارہ اور کنایۃً میں بات کرنا اور امام راغبؒ کے نزدیک تعریض کے معنی "پہلودار بات کرنا جو سچ اور جھوٹ اور ظاہر و باطن دونوں پر محمول ہوسکتی ہو (مف) ارشاد باری ہے:

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ (۲/۲۳۵) اور (عدت کے دوران) اگر تم کنایہ کی باتوں میں عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

ماحصل: ہاتھ کی حرکت سے اشارہ کرنے کے لیے اَشَارَ، ہونٹوں کی حرکت سے اشارہ کے لیے رمز، آنکھوں، پلکوں یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر فصیح تصور کرتے تھے اور تمام غیر عرب کو العجم کہتے تھے۔ اَلعَجَمِیُّ اسی کی طرف منسوب ہے۔ اور چوپایوں کو بھی عجماء کہتے ہیں کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو ٹھیک طور پر ادا نہیں کر سکتے۔

ارشادِ باری ہے:

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّ عَرَبِيٌّ (۴۱/۴۴)

اور اگر ہم قرآن کو غیر عربی زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں کھول کر بیان نہیں کی گئیں (کیا خوب کہ قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی۔

۶۔ تکلّم: کَلَّمَ بمعنی کلام کرنا یا بات کرنا اور تَکَلَّمَ بمعنی بولنا یا بات کو منہ پر لانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (۷۸/۳۸)

کوئی شخص بول نہ سکے گا مگر جسے اللہ تعالیٰ اجازت بخشے گا۔

۷۔ لَحِنَ: بمعنی عام مستعمل طریقہ اور اسلوب سے پھیر دینا اور لحن القول بمعنی مروجہ طرزِ بیان یا اندازِ گفتگو سے ہٹ کر کوئی دوسرا طریقہ استعمال کرنا اور اَللَّحِنُ فصیح کلام کو بھی کہتے ہیں (م-ق) اور زبان آور اور فصیح شخص کو بھی (مف) اور لَحَّنَ بمعنی سریلی آواز سے پڑھنا ہے۔ لحنِ داؤدی مشہور ہے۔ تاہم لحن کا اصل معنی لہجہ کی تبدیلی ہے۔ کہ اس سے ایک ہی فقرہ کبھی مثبت کبھی منفی اور کبھی استفہامیہ بن جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ (۴۷/۳۰)

اور تم انہیں ان کے اندازِ گفتگو ہی سے پہچان لوگے۔

ماحصل:

(۱) لفظ۔ جو کچھ بھی منہ سے نکلے وہ لفظ ہے۔ منہ سے کچھ کہنا۔

(۲) نطق۔ قابلِ فہم بات کہنا۔

(۳) فَصُحَ۔ خوش گفتار ہونا۔ حشو و زوائد سے پاک بات کرنا۔

(۴) اَعْرَبَ۔ وضاحت سے بولنا۔

(۵) اعجم۔ غیر فصیح اور مبہم بات کرنا۔

(۶) تَکَلَّمَ۔ کسی بامعنی بات کا زبان پر لانا، جسے دوسرا سُن رہا ہو۔

(۷) لَحِنَ۔ عام روش سے ہٹ کر کوئی دوسرا اندازِ گفتگو اختیار کرنا۔

نیز دیکھیے "بات کرنا"۔

www.KitaboSunnat.com

۵۵۔۔۔ بہانا اور بہنا

کے لیے اَسَالَ، اَفَاضَ، سَکَبَ، سَفَکَ، سَفَحَ، فَجَّرَ اور جَرٰی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَسَالَ: سَالَ (سیل) کے معنی (مائع اشیاء کا) بہنا یا بہ نکلنا اور سیل کے معنی بہنے والا پانی، سیلاب اور سیّال بمعنی زور سے بہنے والا (منجد) نیز ہر بہنے والی چیز کو سیّال کہتے ہیں۔ اور اَسَالَ کے معنی کسی (بہنے والی یا مائع چیز) کو بہا دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ (۳۴/۱۲)

اور اس (داؤدؑ) کے لیے ہم نے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ (۲۲/۵۲)

اور ہم نے کوئی رسول اور نہ ہی کوئی نبی ایسا بھیجا ہے کہ جب اس نے کوئی آرزو کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں وسوسہ ڈال دیا۔

اس آیت سے صاف واضح ہے کہ نبی اور رسول دو الگ الگ اصطلاحیں ہیں اور ان میں بنیادی فرق مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) رسول کے مبعوث ہونے کے پیشتر اس کی آمد کی خبر سابقہ نبیوں کے ذریعہ دی جاتی ہے جس کا وہ اعلان کرتے ہیں۔ لیکن نبی کے لیے یہ بات ضروری نہیں ہوتی۔

(۲) رسول اپنے ساتھ ایک نئی شریعت لاتا اور ایک نئی امت کی تشکیل کرتا ہے لیکن نبی اپنے سے پہلے کے رسول کی مسخ شدہ تعلیم کی اصلاح اور پہلی ہی امت کے کردار کی اصلاح کے لیے آتا ہے۔

(۳) لوگوں کی دستبرد سے رسول کی حفاظت اللہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جبکہ انبیاء بغیر حق کے قتل بھی کیے جاتے رہے ہے۔

۳۔ مَلٰٓئِكَة: کا مادہ لأك ہے۔ اَلْاَلُوْكَةُ اِلٰى فُلَانٍ بمعنی اس کو پیغام پہنچانا۔ اَلِكْنِيْ اِلٰى فُلَانٍ بمعنی میرا اسے پیغام دینا۔ اور مَلْأَكٌ اور مَلَكٌ بمعنی پیغام رساں فرشتہ (منجد) ملك بمعنی فرشتہ (ج مَلٰٓئِكَة) بھی ایک شرعی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس میں یہ تخصیص بھی نہیں کہ ہر ملك ضرور پیغام رساں ہو۔ اور وہ فرشتہ جو اللہ کا پیغام نبیوں اور رسولوں تک لانے کے لیے مقرر ہے وہ جبریلؑ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رُوح اور رُوح الامین کے لقب سے بھی پکارا ہے تاہم پیغام رسانی کا کام دوسرے فرشتے بھی کرتے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (۳/۴۵)

اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا۔

ماحصل: (۱) نَبِی: اللہ تعالیٰ سے بذریعہ وحی غیب کی خبریں وصول کرنے والا اور اس کے مطابق سابقہ تعلیم اور سابقہ امت کے کردار کی اصلاح کرنے والا۔

(۲) رَسُوْل: وہ نبی جو صاحبِ شریعت بھی ہو اور نئی امت تشکیل کرے اور اللہ کا پیغام دوسروں تک پہنچائے۔

(۳) مَلٰٓئِكَة: فرشتے جو پیغام رساں بھی ہوتے ہیں۔

۵۸۔ پیغمبروں کے حریف

حریف کا لغوی معنی تو ہم پیشہ ہے تاہم اس لفظ کا اطلاق کسی ایک پہلو میں مماثلت پر بھی ہوتا ہے۔ پیغمبروں نے جب بھی دعوت پیش کی تو کفار کی طرف سے انہیں ساحر، کاہن، شاعر اور مجنون کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيٰمَةِ (۳/۱۶۱) اس کے جو چھپائی اس نے۔ (عثمانیؒ)
اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز
(خدا کے روبرو) لاکر حاضر کرنی ہوگی (جالندھری)

ماحصل: (۱) سرق - چوری کرنا مفہوم عام ہے۔ (۲) غلّ: چوری اور خیانت کی ملی جلی شکل۔

۲۲ — چوکیدار

کے لیے حَرَس، رَصَدْ اور مُعَقِّبٰتٌ کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حَرَسَ: بمعنی حفاظت میں لینا - حراست میں لینا - پہرہ لگانا - ملزم کی نگرانی کرنا - ابن الفارس کے نزدیک حرس میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) حفاظت (۲) زمانہ (م - ل) یعنی کچھ مدت کے لیے نگرانی کرنا - اور حرس الملک بمعنی شاہی محافظ - باڈی گارڈ (منجد) قرآن میں ہے:

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا (۷۲/۸) اور ہم (جنوں) نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا پایا۔

۲۔ رَصَد: بمعنی تاک میں بیٹھنا - گھات لگا کے بیٹھنا - اور مرصاد بمعنی گھات میں بیٹھنے کی جگہ اور رَاصِد بمعنی گھات میں بیٹھنے والا (ج رُصَّد اور رَصَد) قرآن میں ہے:

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (۷۲/۲۷) ہاں جس پیغمبر کو چاہے اسے غیب کی خبریں بتا دیتا اور اس کے آگے اور پیچھے چوکیدار لگا دیتا ہے۔

۳۔ مُعَقِّبٌ: عَقَّبَ بمعنی پیچھے آنا - پیچھے چلنا (منجد) اور مُعَقِّبَات بمعنی پیچھے پیچھے چلنے والے۔ نگران - محافظ - پہرے دار - چوکیدار - ارشادِ باری ہے:

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (۱۳/۱۱) اس کے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں جو خدا کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

ماحصل: (۱) حرس - کسی کی معین مدت تک نگرانی اور حفاظت کرنے والا چوکیدار۔
(۲) رَصَد: گھات میں بیٹھا ہوا چوکیدار کہ کب شکار آئے اور ہاتھوں ہاتھ لے۔
(۳) مُعَقِّبٰت: ساتھ ساتھ رہ کر حفاظت کرنے اور تکالیف سے بچانے والے نگران یا چوکیدار۔

۲۳ — چھپنا (غائب ہونا)

کے لیے قرآنِ کریم میں غَابَ (غیب) اَفَلَ، غَرَبَ، عَزَبَ، وَقَبَ، بَطَنَ، تَوَارٰی (وری) خَفِیَ اور کَنَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ غَابَ: کا لفظ عام ہے - غَيْب ادجھل چیز کو کہتے ہیں - کوئی چیز خواہ کسی وجہ سے یا کسی وقت نظروں سے غائب ہو جائے (م - ل) اس کے لیے اس لفظ کا استعمال عام ہے - اس کی ضد حَضَرَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) صاغر: بالا تری سے نیچے اتر کر محکوم بننے والا اور اس کا اقرار کرنے والا۔

(۴) داخر: عقل کی کم مائیگی کی وجہ سے مطیع و منقاد۔ ذلیل۔ عاجز۔

(۵) ارذل: رذیل۔ کمینہ۔ نچلے طبقہ کا۔ ناقابلِ التفات۔ جو ہر لحاظ سے پست ہو۔

(۶) اَسْفَل: اعلیٰ کے مقابلہ میں پست اور حقیر۔

(۷) خَاسِئ: دھتکارے ہوئے۔ ذلیل ترین۔

۵۔۔۔ ذلیل کرنا

کے لیے اَذَلَّ، اَهَانَ، اَخْزٰی، فَضَحَ، اَزْدَرٰی (زری) اور کَبَتَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اَذَلَّ: (اَعَزَّ کے مقابلہ میں) کسی کو زبردست کر دینا۔ اور اس میں مغلوب ہونے کا پہلو نمایاں ہوتا ہے (فق ل ۲۰۸) نیز اعلیٰ ہی ادنیٰ کو مغلوب بنا سکتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔ (۳/۲۶) (اے اللہ) تو ہی جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔

۲۔ اَهَانَ: ازراہِ عداوت کسی کو ہلکا یا کمزور سمجھنا یا کرنا۔ اور اس کی توہین کرنا (ضد اَکْرَمَ) اور یہ برابر کا آدمی بھی کر سکتا ہے۔ اور اعلیٰ بھی (فق ل ۲۰۸)۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ۔ (۲۲/۱۸) اور جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔

۳۔ اَخْزٰی: ذلیل و رسوا کرنا جس میں انسان کے اپنے بُرے اعمال کا دخل ہو۔ اور لوگ انہیں جانتے ہوں۔ قرآن میں ہے:

وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (۳/۱۹۴) اے اللہ! ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔

۴۔ فَضَحَ: کسی کے عیب بیان کرنا۔ دوسروں کی نظروں میں گرانا۔ دُوسروں کے سامنے ذلیل کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ۔ (۱۵/۶۸) حضرت لوطؑ نے کہا، یہ لوگ میرے مہمان ہیں۔ ان کے سامنے مجھے رسوا نہ کرو۔

۵۔ اَزْدَرٰی: زری) کسی کو انتہائی حقیر اور بے عزت سمجھنا اور زَارِیٌ وہ شخص جو اتنا حقیر ہو کہ کسی شمار میں نہ ہو (م۔ ق) قرآن میں ہے:

وَلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا (۱۱/۳۱) اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ انہیں خیر (مال و دولت یا اعمال کی جزائے نیک) نہیں دے گا۔

۶۔ کَبَتَ: بمعنی سختی اور ذلت کے ساتھ لوٹا دینا (مف) اور بمعنی ذلیل کرنا۔ لوٹانا۔ پھیرنا۔ غصہ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظ

۱ـــــ ظاہر ہونا

کے لیے ظَهَرَ، جَهَرَ، بَدَا (بدو) عَثَرَ، تَبَيَّنَ اور اِسْتَبَانَ، حَصْحَصَ، تَجَلّٰى اور شُرَّعًا کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ ظَهَرَ: ظَهْر بمعنی پیٹھ اور ہر چیز کا ظاہری حصّہ جس کا ادراک آنکھوں سے ہو سکے اور اس کی ضد بَطْن بمعنی پیٹ یا ہر چیز کا اندرونی حصّہ ہے جسے آنکھوں سے نہ دیکھ سکیں (مف) اور ظَهَرَ بمعنی کسی چیز کا دکھائی دینا، رونما ہونا، سامنے آنا اور غالب ہونا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ (۳۰/۴۱) — لوگوں کے (بُرے) اعمال کی وجہ سے بحر و بر میں فساد رُونما ہو گیا۔

پھر اس لفظ کا استعمال معنوی طور پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (۷/۳۳) — کہہ دیجیے کہ میرے پروردگار نے تو بےحیائی کی باتوں کو خواہ وُہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ سب کو حرام کر دیا ہے۔

۲۔ جَهَرَ: کوئی کام اس طرح کرنا کہ دوسروں کو اس کا علم ہو جائے (ضد اَسَرَّ) (مف) قرآن میں ہے:

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (۲/۵۵) — اور (اے یہود) جب تم نے کہا اے موسیٰؑ! ہم تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اللہ کو اپنے سامنے نہ دیکھ لیں۔

لیکن یہ لفظ بالعموم آواز کو ظاہر کرنے اور اعلان کرنے (م۔ل) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جہری نماز وُہ ہے جس میں امام قرارت بلند آواز سے پڑھتا ہے یعنی فجر، شام اور عشاء۔ اور سرّی وُہ ہے جس میں امام بھی قرارت اس طرح پست آواز سے کرتا ہے جسے دوسرے نہ سن سکیں۔ ظاہر کر کے کہنا پکار کر کہنا کہ دوسرے سن لیں (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (۴/۱۴۸) — اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو علانیہ بُرا کہے مگر جو مظلوم ہو۔

۳۔ بَدَا: بمعنی کسی چیز کا نمایاں طور پر ظاہر ہو جانا (مف) اور اس میں کسی کے قصد و ارادہ کو دخل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمُوْمِ (۵۲/۲۷) بچا لیا۔

ماحصل: (۱) صَيْفٌ، موسم گرما۔
(۲) حَرٌّ: حرارت۔ سورج کی تپش۔
(۳) حَمٌّ } ہم معنیٰ ہیں اور گرمی اور گرمجوشی میں
(۴) حمیٰ } ہر طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔
(۵) سَقَر: دوزخ۔ تپش کا جسم کو جھلس ڈالنا۔
(۶) سَمُوْم: سخت گرم ہوا جو بدن میں سرایت کر جائے۔

۶۔۔۔۔۔ گرمی حاصل کرنا

کے لیے دِفْءٌ اور اِصْطَلٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ دِفْءٌ۔ دَفِئَ (مِنَ الْبَرْدِ) بمعنی گرم ہونا۔ گرمی پانا یا گرمی محسوس کرنا۔ ٹھنڈک سے بچنا اور گرم ہونا۔ (پنجابی نگھا ہونا) اور دَفَّأَ بمعنی گرم کرنا۔ اور اَدْفَأَ بمعنی گرم کپڑا پہننا۔ اور دِفْءٌ بمعنی سخت گرمی بھی اور گرمی حاصل کرنے کا سامان بھی۔ اور اَلدِّفَاءُ بمعنی گرم کپڑے گرمی حاصل کرنے کا سامان۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ (۱۶/۵) اور چار پایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ ان میں تمہارے لیے گرمی حاصل کرنے کا سامان اور دوسرے فائدے بھی ہیں۔ پھر ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔

۲۔ اِصْطَلٰی، صَلٰی بمعنی آگ میں داخل ہونا۔ اور اَصْلٰی اور صَلّٰی بمعنی آگ میں داخل کرنا۔ اور اصطلی بمعنی آگ سے گرمی حاصل کرنا۔ آگ تاپنا۔ سینکنا اور جسم کو ٹھنڈک سے بچنے کے لیے گرم کرنا۔ قرآن میں ہے:

اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ (۲۷/۷) یا میں سلگتا ہوا انگارہ تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو۔

ماحصل: گرم کپڑوں سے گرمی حاصل کرنے کے لیے دَفَأَ اور آگ سے گرمی حاصل کرنے کے لیے اِصْطَلٰی آتا ہے۔

۷۔۔۔۔۔ گرنا۔۔۔۔۔ گرانا

کے لیے سَقَطَ، خَرَّ، هَدَمَ، هَدَّ، انقضَّ، هبط، وقع، هار، انهار (هور)، هوٰی، خوٰی، وجب، ردی، صرع، تلّ، تعس، ادرک، انهمر، صبّ اور سکب کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ سقط: کسی چیز کا بلندی سے زمین پر گرنا۔ اس کا استعمال عام ہے تاہم اس میں تحقیر کا پہلو پایا جاتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ سَاقِطٌ بمعنی کمینہ آدمی (منجد) قرآن میں ہے:

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا (۶/۵۹) اور کوئی پتا تک نہیں گرتا مگر اللہ اسے جانتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔ سَارَ عَلٰی مَهَلٍ بمعنی خراماں خراماں چلنا (منجد) اور مَهَّلَ بمعنی کسی کے لیے آہستہ آہستہ اور نرمی سے مدت بڑھاتے جانا اور جلدی نہ کرنا (مف) اور یہ مدت مبہم ہوتی ہے (فق ل ۵۹) ارشادِ باری ہے؛

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ (۸۶/۱۷) سو ان کافروں کو مہلت دو۔ بس چند ہی روز مہلت دو۔

اس آیت میں مَهَّلَ اور اَمْهَلَ ایک ہی معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ اَمْلٰی: مَلَا (الف مقصورہ سے) بمعنی عمر دراز کرنا۔ کہتے ہیں مَلَاكَ اللّٰه خدا تیری عمر دراز کرے۔ اور مَلَا بمعنی وسیع ریگستان اور بمعنی دیر تک فائدہ اٹھاتے رہنا۔ اور مَلِيٌّ مِنَ الدَّهْرِ بمعنی عرصہ دراز (منجد) اور مَلِيًّا بمعنی طویل مدت (۱۹/۴۶) گویا ملی میں درازی اور وسعت دونوں معنی پائے جاتے ہیں اور اَمْلٰی بمعنی کسی کو تا دیر مہلت دینا طویل مدت کے لیے مہلت دینا (ظالم کی) رسی دراز کرنا۔ ارشادِ باری ہے؛

وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ۔ (۷/۱۸۳) اور میں ان کو مہلت دیے جاتا ہوں۔ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

۳۔ نَظِرَةٌ، نَظَرَ بمعنی دیکھنا۔ نگاہ ڈالنا۔ اور نَظَرَ فُلَانًا الْمَدِيْنَ کے معنی کسی مقروض کے لیے نرمی اختیار کرکے قرضہ کی ادائیگی کے لیے نگاہ ڈالتے رہنا (منجد) اور انظار بمعنی کسی چیز کے طلب کرنے کے لیے موزوں وقت تک ٹھہرنا۔ اور یہ مدت مشروط ہوتی ہے (فق ل ۵۹) ارشاد باری ہے؛

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ (۲/۲۸۰) پھر اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے کشائش تک مہلت دو۔

ماحصل: (۱) مَهَّلَ اور اَمْهَلَ: آہستہ آہستہ اور نرمی سے مہلت بڑھائے جانا (غیر معین مدت) (۲) اَمْلٰی، رسی کو دراز چھوڑنا اور (۳) نظرۃ نرمی کے ساتھ مشروط وقت تک انتظار کے معنوں میں آتا ہے۔ نیز اَخَّرَ، اَرْجٰی اور اَرْجَأَ "پیچھے ڈالنا" میں دیکھیے۔

۴۶ ــــــ مہمان

کے لیے ضَیْف اور وَفْد کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ضَيْف: یعنی مہمان۔ معروف لفظ ہے (ج ضیفان اور ضیوف) ضیف کا لفظ واحد اور جمع دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ (۱۱/۷۸) اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔

۲۔ وَفْد، وَفَدَ بمعنی لوگوں کا وفد بن کر بادشاہ یا کسی حاکم کے پاس جانا (مف) اور وفد بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتش پرست اور سورج پرست فرقہ جو اپنے آپ کو نوحؑ کا پیروکار بتلاتا اور باقی سب پیغمبروں کا دشمن ہے ان کے نزدیک نیکی اور بدی کے خدا الگ الگ ہیں۔ یعنی خدا دو ہیں۔ نیکی کا خدا یا خالق یزدان ہے۔ اور بدی کا خدا یا خالق اہرمن ہے۔ یہ لوگ اپنی الہامی کتابوں کا نام ژند اور اوستا بتلاتے ہیں۔

۹۔ صَابِئِیْنَ (صَبَأَ) ستارہ پرست فرقہ جس نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا۔ یہ بھی اپنے آپ کو حضرت نوحؑ کا پیروکار بتلاتے ہیں۔ اور باقی سب پیغمبروں کے منکر ہیں۔ بعد میں صَبَأَ کا لفظ دین تبدیل کرنے یا آبائی مذہب سے رُوگردانی کرنے کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ اور ایک گالی بن گیا کہ فلاں شخص صابی ہوگیا ہے یعنی بے دین اور لا مذہب بن گیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا	جو لوگ مومن (یعنی مسلمان) ہیں اور جو یہودی ہیں
وَالصّٰبِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ	اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک
وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ	ہیں اللہ تعالیٰ ان سب میں قیامت کے دن
بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (۲۲/۱۷)	فیصلہ کر دے گا۔

۱۱۔ عبادات اور شرعی اصطلاحات

ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ ان میں سب سے اوّل تو کلمۂ شہادت ہے جس کے ذریعہ انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ باقی چار ارکان عبادات پر مشتمل ہیں۔ ان سب کا اور ان کے مختصر کوائف کا ذکر قرآن مجید میں آگیا ہے۔ اور وُہ یہ ہیں؛ صَلٰوۃ۔ زَکٰوۃ۔ صَوم اور حَجّ۔ اور ان الفاظ کو قرآن نے شرعی اصطلاحات کے طور پر استعمال کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ان الفاظ کا پُورا مفہوم سنتِ رسُول ہی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ لغت یہ عقدہ حل کرنے سے قاصر ہے۔

۱۔ صَلٰوۃ، اہلِ لغت اس کا معنیٰ دُعا دینا اور تحسین و تبریک بتلاتے ہیں (مف) اور صَلّٰی بمعنی نماز ادا کرنا۔ قرآنِ کریم میں اس کا حکم تو تقریباً سات سو مرتبہ آیا ہے لیکن نہ روزانہ نمازوں کی تعداد پوری طرح مذکور ہے نہ ہر نماز میں رکعات کی تعداد اور نہ ترکیبِ نماز۔ نہ ہی اوقاتِ نماز کی تفصیل کہیں مذکور ہے۔ قرآن سے صرف تین نمازوں اور ان کے اوقات کا پتہ چلتا ہے۔ زوالِ آفتاب کے وقت، شام کے وقت اور فجر کے وقت۔ نمازِ وسطیٰ کا بھی ذکر آیا ہے لیکن یہ وضاحت نہیں کہ وُہ کونسی ہے۔ البتہ نماز با جماعت کا ذکر بکثرت موجود ہے۔ اور اس کے لیے اقامت الصّلٰوۃ کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ نماز کی ادائیگی سے پیشتر طہارت اور وضو کے فرائض کا ذکر آیا ہے۔ اور ارکانِ نماز میں سے رکوع، قیام اور سجدہ کا بھی۔

رکع کا لغوی معنیٰ محض جُھکنا ہے۔ لیکن اصطلاحاً اس کا معنیٰ نماز میں کمر کو ایک مخصوص و معروف شکل میں جھکا دینا ہے جس میں عجز و انکسار کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ رَکَعَ ہی سے لفظ رکعت مشتق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہی رکن نماز کا اہم رکن ہے۔ مزید یہ کہ یہ لفظ قرآن نے پوری نماز کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ